یہ ملک اپنے چاروں طرف واقع دشوار گزار پہاڑ اور بل کھاتی وادیوں کے سبب سٹریٹیجک (یعنی دفاعی) لحاظ سے بہت اہم ہے۔اور افغانی قوم زمانہ قدیم سے اب تک ملکی دفاع میں بہت کامیاب رہی ہے۔نیز یہ ملک قرون وسطیٰ سے تا حال ایشیائی تہذیبوں کا سنگھم رہا ہے۔شرق سے غرب، شمال سے جنوب اور جنوب سے شمال کی طرف گزرنے والی تمام اقوام کی گزرگاہ یہی خطہ رہی ہے۔

اس ملک نے تین بڑے قدیم ممالک: چین، ہندوستان، اور ایران کی تہذیبوں میں، اس کے بعد اسلامی فتوحات کے آغاز سے اسلامی تہذیب وتمدن اور اقصائے شرق کی تہذیب وتمدن کے مابین تعارف کروانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

شاہراہِ ریشم کا تعلق بھی اس ملک سے ہے، جو مشرق اور مغرب کے مابین پل کا کردار ادا کرتی ہے۔

خراسان، افغانستان یا ماوراء النہر کے علاقوں نے تاریخ اسلام کی عظیم شخصیات کو جنم دیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے باپ دادا کابل میں پیدا ہوئے۔امام احمد بن حنبلؒ مرو میں، امام ترمذیؒ ترمذ میں، امام بخاریؒ بخارا (ازبکستان) میں۔ان علاقوں کے سپوتوں میں امام ابوداوٗدؒ، ابن قتیبہؒ، فخر الدین رازی، ابوحامد محمد غزالیؒ، بوعلی سیناؒ، ابونصر فارابیؒ، ابوریحان البیرونیؒ، جابر بن حیانؒ، فردوسیؒ، جرجانیؒ، جاراللہ زمخشری، امام سکاکی، تفتازانی، ملا عبدالرحمٰن جامی، ملا علی قاریؒ، حکیم سنائی، ابوبکر النسفی اور قندھاری قابل ذکر ہیں۔

امیر البیان شکیب ارسلان اس ملک کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں: ''قسم ہے اگر ساری دنیا میں اسلام کی نبض ڈوب جائے کہیں بھی زندگی کی رمق باقی نہ رہے، پھر بھی کوہِ ہمالیہ اور ہندوکش کے درمیان بسنے والوں میں اسلام زندہ رہے گا اور ان کا عزم جوان رہے گا۔'' (حاضر العالم الاسلامی ۲/ ۱۹۷، دریائے کابل سے دریائے یرموک تک ۱۵، از سید ابوالحسن الندویؒ)

اس ملک کی اہم آمدن زمینی پیداوار ہے، جس میں گیہوں، مکئی جو اور چاول شامل ہیں۔فروٹ میں انگور، گنا (کماد) اور توت ہے۔توت کی ایک قسم ''شاہ توت'' (توت کا بادشاہ) ہے۔ ان کے علاوہ زمینی ذخائر مثلاً لوہا، سونا، چاندی، گندھک، فیروزہ، فولاد، پیتل اور قدرتی گیس شامل ہیں۔

رقبہ: افغانستان کا رقبہ 647500 (المنجد) یا 650000 (رسالۃ الثقلین۔ایران۔شمارہ/ ۲۸) مربع کلومیٹر ہے۔

آبادی: اس ملک کی آبادی المنجد فی اللغة والأعلام ۱۹۹۸ کے مطابق 2,34,00,000 نفوس پر مشتمل ہے۔یہ آبادی ڈاکٹر جمیل عبداللہ المصری کے مطابق درج ذیل اقوام پر محیط ہے: پٹھان (پختون) 35%، طاجیک 25% (مکمل سنی)، باقی بلوچ، نورستانی، اُوزبک، ترکمان اور بشرئی ہیں۔جبکہ بعض باحثین کے نزدیک افغانستان کی آبادی درج ذیل اقوام پر مشتمل ہے:

۱۔افغان (پٹھان پشتو) 40% یہ تمام شیعی المذہب ہیں۔ ۲ ہزارہ 40% یہ تمام شیعی المذہب ہیں۔

۳۔ دیگر 20% اقوام، قزلباش، اوزبک، اتراک، بلوچ اور تاجیک ہیں۔(رسالۃ الثقلین)

زبان: پشتو اور داری (کابلی فارسی) سرکاری زبان ہیں۔پھر عربی زبان کو درجہ دینے کا فخر انہیں حاصل ہے۔(جاری ہے)

والد کے اوصاف

ثناءاللہ غلام

﴿یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً......﴾

میرے مرنے کے بعد بچوں کا کیا ہوگا ؟

لوگ نہ صرف اس "سوال" پر غور کرتے ہیں بلکہ جو کچھ بن پڑتا ہے، انتظام کرتے ہیں۔

ایسے ہی لوگ عام طور پر "دوراندیش" اور "عقلمند" سمجھے جاتے ہیں۔

مگر بچوں کے اور میرے مرنے کے بعد میرا اور بچوں کا کیا حال ہوگا ؟

اس **سوال** پر کم ہی لوگ غور کرتے ہیں، حالانکہ "**اصل سوال**" یہی ہے۔

ہمارے بچے نیک وصالح نہ بن سکیں تو چاہے وہ دنیا میں کچھ ہی کیوں نہ بن جائیں، معاملہ نقصان ہی کا رہا !!

اصلی "**دوراندیش**" اور "**عقل مند**" لوگ دنیا سے کہیں زیادہ **آخرت** کے بارے میں سوچتے ہیں۔

آپ بھی اگر "عقلمند" اور "دوراندیش" **والد** ہیں تو اپنے بچوں کو "نیک" اور "صالح" بنانے کی فکر کیجئے۔

اولاد کی قدر وقیمت

اولاد کا پہلا اور اہم حق یہ ہے کہ آپ اس کی قدر وقیمت کا احساس کریں۔ اس کے وجود کو وبال جان سمجھ کر اس سے اکتائیں نہیں، بلکہ اس کو اپنے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی "رحمت وانعام" سمجھیں۔ اگر آپ اس کے وجود کی قدر وقیمت کا احساس کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو پھر اس کے حقوق ہرگز ادا نہ کرسکیں گے۔ اولاد کے ساتھ صحیح سلوک کرنے کے لئے اولاد کی صحیح قدر وقیمت کا جاننا ناگزیر ہے۔ اولاد اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے، اولاد گھر کی رونق، خیر وبرکت اور دین ودنیا کی بھلائی کا سامان ہے۔

اگر آپ نے ان کی صحیح تربیت کی تو وہ دینی روایات اور ضروریات کے محافظ ہیں، دنیا میں دین پھیلانے کا ذریعہ ہیں، ساری دنیا کے چین وآرام کا سبب ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام نے یوں دعا مانگی: ﴿ربِّ ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ﴾ (آل عمران) "میرے پروردگار! اپنے پاس سے مجھے پاکباز اولاد عطا فرما۔"

قال تعالیٰ: ﴿ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریّٰتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماماً ۞﴾ (الفرقان) "اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) عطا فرما اور ہم کو